مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
ختمِ نبوّت
کراچی

عقیدۂ ختمِ نبوّت

عقیدہ ختم نبوت درحقیقت نوعِ انسانی کے لئے ایک شرف و امتیاز ہے، وہ اس بات کا اعلان ہے کہ نوعِ انسانی سنِ بلوغ کو پہنچ گئی ہے اور اس میں یہ لیاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ خدا کے آخری پیغام کو قبول کرے۔ اب انسانی معاشرے کو کسی نئی وحی، کسی نئی آسمانی پیغام کی ضرورت نہیں۔ اس عقیدے سے انسان کے اندر خوداعتمادی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے............

مفکرِ اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی

جلد ۱،

۲۱ تا ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۰ تا ۱۶ ستمبر ۱۹۸۲ء

شمارہ نمبر ۱۵

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بالوں میں کنگھا فرمانا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے ایک حصہ

باب ما جاء فی ترجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

فائدہ:۔ بالوں میں کنگھا کرنا مستحب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب بھی فرمائی ہے اور خود بھی اپنے مبارک بالوں میں کنگھا کیا کرتے تھے۔ امام ترمذیؒ نے اس باب میں پانچ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱۔ حدثنا اسحٰق بن موسی الانصاری حدثنا معن بن عیسٰی حدثنا مالک بن انس عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کنت ارجل رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض۔

۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

اس حدیث سے علماء نے ایک مسئلہ ثابت فرمایا کہ حائضہ کو

فائدہ حالت حیض میں مرد کی خدمت کرنا جائز ہے۔ حیض سے عورت کا تمام جسم نجس نہیں ہوتا۔ صحبت وغیرہ البتہ ناجائز ہے۔

۲ حدثنا یوسف بن عیسٰی حدثنا وکیع حدثنا الربیع بن صبیح عن یزید ابن ابان ھو الرقاشی عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن رأسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع حتی کان ثوبہ ثوب زیات

۲ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر اکثر تیل کا استعمال فرماتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں اکثر کنگھی کیا کرتے تھے اور اپنے مبارک پر ایک کپڑا ڈال لیا کرتے تھے۔ جو تیل کے کثرت استعمال سے ایسا ہوتا تھا جیسا تیلی کا کپڑا۔

یعنی تیل سے جو نکہ کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔

فائدہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظافت کے خلاف ہے اس لیے اس کی حفاظت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا سر پر ڈال لیتے تاکہ عمامہ وغیرہ خراب نہ ہو۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوت
کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیرِ مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری ، ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدلِ اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت ، اومان ، شارجہ دوبئی ، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا ، امریکہ ، کینیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان ، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر ۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع ۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس ، کراچی

مقام اشاعت ۔ ۲/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ ، کراچی

فہرست

۱۔	خصائلِ نبوی ۔	حضرت شیخ الحدیثؒ	۲
۲۔	ابتدائیہ	عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۴
۳۔	وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ۔	مولانا تاج محمد	۶
۴۔	نزولِ عیسیٰؑ ۔	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۸
۵۔	حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ ۔	محمد اسماعیل	۱۱
۶۔	بائبل سے قرآن کی تصدیق	احسان الحق زاہد	۱۵
۷۔	مدعیانِ نبوت کے بارے میں مرزا کا فیصلہ	علامہ عبدالرحیم اشعر	۱۹
۸۔	کفریاتِ مرزا ۔	مولانا نور محمد	۲۱
۹۔	نعت ۔	عارف عبدالغفور عارف	۲۴

شعبہ کتابت

۱۔ محمد عبدالستار واحدی

۲۔ حافظ گلزار احمد

۳۔ غلام یٰسین تبسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قادیانیوں کی دیدہ دلیری

قادیانیوں کے ایک بیرونی مشن نے سعودی عرب کے شاہ فہد سے ایک درخواست کی ہے۔ اس خبر کو ملاحظہ فرمایئے:۔

بون ۲۸ اگست (نمائندہ خصوصی) سوئٹزرلینڈ کی قادیانی ایسوسی ایشن نے سعودی عرب کے شاہ فہد سے تحریری طور پر یہ مضحکہ خیز درخواست کی ہے کہ وہ ان کے فرقہ کے سربراہ کو حج کے لئے سعودی عرب آنے کی دعوت دیں۔ ایک خط میں جو شاہ فہد سمیت سعودی عرب کے چند اعلیٰ حکام کو بھیجا گیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں قائم قادیانیوں کی تنظیم نے درخواست کی ہے کہ ان کے فرقے کے رہنما کو جو اس وقت ربوہ میں رہتے ہیں۔ سعودی فرمانروا کے سرکاری مہمان کی حیثیت سے دعوت دی جائے۔ سوئٹزرلینڈ کے مسلم سفارتکاروں نے اس کے متن پر غصہ و ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۹ اگست ۸۲ء)

قادیانیت اور یہودیت کے درمیان جو رابطہ ہے اس سے پوری دنیا واقف ہے۔ دونوں کے مفادات ایک، دونوں کے عزائم مشترکہ اور دونوں عالمی استعماری اور طاغوتی طاقتوں کی آلۂ کار ہیں اس کے علاوہ دونوں کا شمار بھی اسلام دشمن عناصر میں ہوتا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک "اسلام دشمن" ٹولہ کو حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت کس طرح دی جا سکتی ہے۔ اور وہ بھی سرکاری مہمان کی حیثیت سے کیا قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کو مملکت خداداد پاکستان میں کوئی سرکاری عہدہ حاصل ہے جو وہ سرکاری مہمان بن کر جائیں۔ پاکستان کے مسلمان تو انہیں ایک کافر اور غیر مسلم گروہ کے سربراہ کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ کیا دنیا کے مسلمان ان کے حرمین شریفین میں داخلے کو برداشت کریں گے؟

چودھری ظفر اللہ جو قادیانیوں کا بین الاقوامی لیڈر ہے ۱۹۶۷ء میں جب حجاز مقدس داخل ہوا تو مسلمانان پاکستان سراپا احتجاج بن گئے تھے۔

ہمیں یہ معلوم ہے کہ قادیانیوں کی ایک عرصہ سے کوشش رہی ہے کہ انہیں حرمین شریفین میں داخلہ کی اجازت مل جائے۔

ابتدائیہ

ایک سوال یہ بھی ہے کہ قادیانی حجاز مقدس میں داخل ہو کر کیا کریں گے؟ اور وہاں کس قسم کی تبلیغ کریں گے؟ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک وہاں کے بسنے والے لوگ مسلمان نہیں ہیں؟ اور وہاں اپنی عبادات کو کس طرح ادا کریں گے؟

قادیانی، دراصل اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے حرمین شریفین جانا چاہتے ہیں انہیں حج سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کیا مرزا محمود نے یہ نہیں کہا تھا کہ:۔

بچپن سے میرا خیال ہے کہ جس کا میں نے دوستوں سے بار بار ذکر بھی کیا ہے میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لئے اگر کوئی مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے اور دوسرے درجہ پر پورٹ سعید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو سما سکتا ہے۔"

کیا کبھی بانی قادیانیت کو اپنی زندگی میں حج پر جانے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے یہ فریضہ ادا کیا! اب کیوں حج پر جانے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔

اس وقت سب سے زیادہ خطرہ عالم اسلام کے لئے یہودیت اور قادیانیت ہے۔ ایسے وقت میں قادیانیوں کی مشرق وسطیٰ میں موجودگی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ خصوصاً سعودی عرب کے لئے۔ ہماری اطلاع کے مطابق ایک منظم طریقہ اور ایک خاص منصوبے کے تحت دھڑا دھڑ قادیانی، سعودی عرب میں مسلمانوں کے بھیس میں ملازمتیں حاصل کر کے جا رہے ہیں۔ یہ سلسلہ جاری ہے، اس کے علاوہ ابوظہبی، کویت، اردن، بحرین، اور بہت سے مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک میں قادیانی اس وقت ملازمتیں کر رہے ہیں اور اچھی خاصی تعداد وہاں پہنچ چکی ہے۔ یہ بات عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے باعث تشویش ہے۔

حکومت پاکستان کو اس واقعہ کا نوٹس لینا چاہئے اور ان کے تدارک کا انتظام کرنا چاہیے۔ کیونکہ قادیانی جہاں بھی جاتے ہیں وہاں کے مسلمانوں میں اپنی ارتداد کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔

(عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

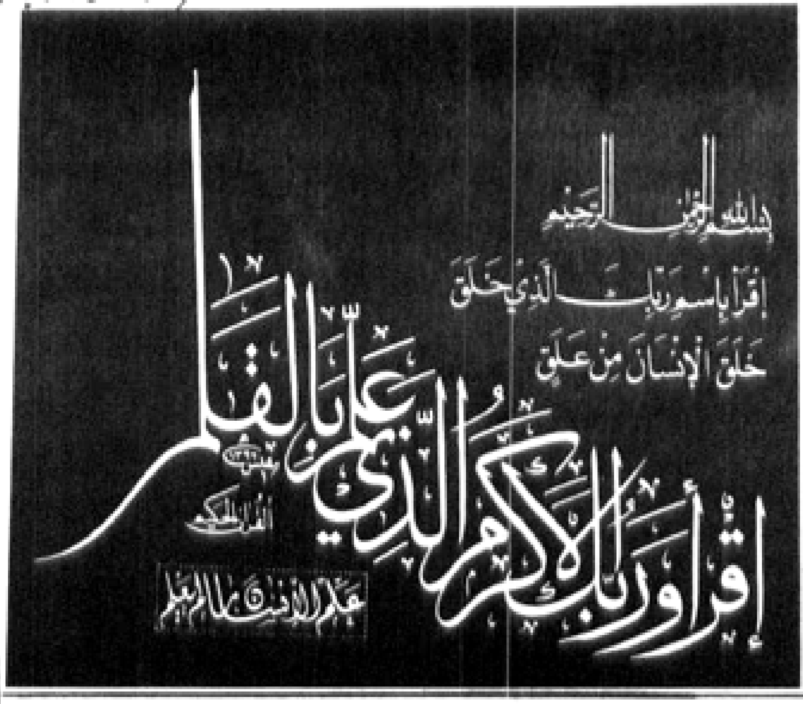

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ

تحریر:- تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی قبولیت دعا کے متعلق "ازالہ اوہام" کے صہ۳۴ پر تحریر کرتے ہیں۔

"اور قوت ایمانی کے آثار میں سے جو اس عاجز کو دی گئی ہے استجابت دعا بھی ہے۔ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ جو بات اس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رد کی جائے وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہو سکتی یا جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ سے کھولا جائے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہو سکتا"

کافروں کی دعائیں نامقبول اور مردود رہتی ہیں

مرزا صاحب کا یہ بھی ایک مسلمہ اصول بلکہ نص قطعی ہے کہ کافروں کی دعائیں نامقبول اور مردود رہتی ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور کے سیکریٹری میاں شمس الدین کو اپنی کتاب "دافع البلاء" مطبوعہ ۱۹۰۲ء صہ۱۲ پر ان الفاظ میں مخاطب کرتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے "وما دعاء الکافرین الا فی ضلال"

مندرجہ بالا قول میں مرزا صاحب نے اپنے منکرین علماء اسلام کو کافر قرار دے کر فیصلہ کر دیا کہ کافروں کی دعائیں نامقبول اور مردود رہتی ہیں۔ اور اپنی دعا کی مقبولیت کو ہمیشہ معجزہ قرار دیتے رہے۔

قادیانی آرگن ریویو آف ریلیجنز ماہ مئی ۱۹۰۷ء صہ۱۹۳ پر لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) دعا کی قبولیت کا ایک ایسا قطعی ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جو آج دنیا بھر میں کسی مذہب کا کوئی جاننے والا پیش نہیں کر سکتا۔ اور وہ ثبوت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے ہیں اور اس دعا کا جواب پاتے ہیں۔ اور جو کچھ جواب میں ان کو بتایا جاتا ہے۔ اس کو قبل از وقت شائع کر دیتے ہیں۔ پھر ان شائع شدہ امور کی بعد کے واقعات تائید کرتے ہیں۔ اور یہ تائید ایسی ہوتی ہے۔ کہ جس پر کوئی انسانی کوشش اور منصوبہ نہیں پہنچ سکتا۔ اور ایسے ہی اعجازی اور فوق الطاقت طور پر وہ امر ظہور پذیر ہوتا ہے۔ وہ مدت سے اس بات کو شائع کر رہے ہیں۔ کہ ان کے منجانب اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔"

مرزا صاحب اپنی قبولیت دعا کے متعلق اپنے چند الہامات بھی درج کرتے ہیں۔

۱- الہام "۱۸۹۰ء اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِكَ اِلَّا فِیْ شُرَکَائِكَ" میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا۔ مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔

(تذکرہ طبع اوّل صہ۲۶ مطبوعہ ۱۹۳۵ء)

۲- الہام ۱۸۹۶ء "یَا اَحْمَدُ اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِكَ اِلَّا فِیْ شُرَکَائِكَ"

مولوی عبدالکریم کی بیماری پر مرزا صاحب نے گڑگڑا کر بہت دعائیں کیں۔ لوگوں کو الہامات کی بشارتیں سنائیں۔ مگر مولوی عبدالکریم صحت یاب نہ ہوئے اور آنجہانی ہو گئے۔

اے احمد میں تیری تمام دعائیں قبول کروں گا۔ مگر تیرے شریکوں کے بارے میں نہیں۔

(تذکرہ طبع اول صفحہ ۲۸۰ مطبوعہ ۱۹۳۵ء)

۳۔ الہام مندرجہ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۱۳ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

۴۔ الہام ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء اجیبت دعوتک اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی۔ تیری دعا قبول کر لی گئی۔

(تذکرہ طبع اول صفحہ ۶۴۲)

۵۔ الہام ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء اجیب دعوۃ الداع دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

(تذکرہ طبع اول صفحہ ۶۶۲)

۶۔ الہام مندرجہ ذیل "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۹۹ ادعونی استجب لکم مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

۷۔ الہام ۳ جنوری ۱۸۸۳ء "مندرجہ البشریٰ" صفحہ ۴۹

"بحسن قبولی دعا بنگر

گرچہ زود دعا قبول مے کنم"

مرزا صاحب کے ان سب الہامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب مستجاب الدعوات تھے۔

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی مرزا صاحب کے خاص مریدین میں سے تھے۔ مولوی نورالدین بھیروی (خلیفہ اول قادیان) کے بعد قادیانی مشن میں ان کا پہلا درجہ تھا۔

مولوی عبدالکریم کو کاربنکل پھوڑا نکل آیا۔ بیسیوں علاج کئے گئے صحت کی کوئی صورت بن نہ آئی۔ مرزا صاحب نے ان کی صحت کے لئے اتنی دعائیں کیں۔ کہ تمام عمر کسی اور کے لئے نہ کی ہونگی۔

۱۔ اخبار "الحکم" قادیان ۳۰ اگست ۱۹۰۵ء لکھتا ہے

"مولوی عبدالکریم صاحب کی گردن کے نیچے پشت پر ایک پھوڑا ہے جس کو چیرا دیا گیا ہے (مرزا صاحب نے) فرمایا کہ میں نے ان کے واسطے رات دعا کی تھی۔ رویا میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے ہیں اور رو رہے ہیں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ خواب کے اندر رونا اچھا ہوتا ہے۔ اور میری رائے میں طبیب کا رونا مولوی (عبدالکریم) صاحب کی صحت کی بشارت ہے"

۲۔ مرزا صاحب کو ۴ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ایک الہام "ورد بلاء" ہوا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کہتے ہیں کہ اسی روز مولوی عبدالکریم صاحب کا بڑا اپریشن ہوا۔

(الحکم قادیان ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

۳۔ اخبار "الحکم" قادیان ۵ ستمبر ۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب مولوی عبدالکریم صاحب کی مایوس کن قریب الموت حالت دیکھ کر بیان کرتے ہیں۔

"اس دعا میں میں نے تکلیف اٹھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بشارت نازل کی اور عبداللہ سنوری والا خواب دیکھا۔ جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی"

۴۔ اخبار "الحکم" قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء میں اور اخبار "بدر" قادیان ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء بھی لکھتا ہے۔

"فرمایا۔ مولوی (عبدالکریم) صاحب کی زیادہ علالت کے وقت میں بہت دعا کرتا تھا۔ اور بعض نقشے میرے آگے ایسے آئے۔ جن سے ناامیدی ظاہر ہوتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موت کا وقت ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت نازل کی۔ اور عبداللہ سنوری والا خواب میں نے دیکھا۔ جس سے نہایت درجہ غمناک دل کو تشفی ہوئی"

(نوٹ) عبداللہ سنوری والا خواب (۳۱ اگست ۱۹۰۵ء) تذکرہ طبع اول صفحہ ۵۱۳ پر درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب بالکل تندرست ہو جائیں گے۔ بلکہ خواب میں ان کی تندرستی پر دستخط بھی ہو گئے۔

۵۔ اخبار "الحکم" ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۲ پر مولوی عبدالکریم صاحب کی بیماری کے متعلق پریشانی کی حالت میں اپنے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے الہام الٰہی کی بنا پر لکھتے ہیں کہ "قضاء و قدر تو ایسی ہی (مولوی صاحب کی موت کی) تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم سے رد بلاء کر دیا"

۶۔ (ا) "الحکم" ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ خود اعلیٰ حضرت (مرزا صاحب) کا بہت بڑا حصہ دعاؤں میں گزرتا ہے (صفحہ ۱ کالم ۲)

(ب) کالم ۴ میں لکھا ہے کہ خدا کے مسیح کی دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔

(ج) اسی کالم میں مرزا صاحب کا ایک الہام بھی درج ہے جو دعا کے بعد ہوا۔

جو تذکرہ طبع اول کے صفحہ ۵۱۴ پر درج ہے۔ "طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ

باقی صفحہ ۱۸ پر

تحریر: مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے

بسلسلہ

نزولِ عیسیٰ ؑ تمام امت کا اجماعی عقیدہ ہے

(قسط نمبر ۵)

امام ابن جریج کا عقیدہ

امام عبدالمالک بن عبدالعزیز بن جریج المکی (م ۱۵۰ھ) حق تعالیٰ کے ارشاد " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

معنی متوفیک قابضک	متوفیک کے معنی ہیں کہ تجھے
ورافعک الی من غیر موت	اپنی تحویل میں لے کر اپنی طرف اٹھانے
(تفسیر قرطبی ج ص ۱۰۰)	والا ہوں بغیر موت کے؟

امام ربیع بن انس رح کا عقیدہ

امام ربیع بن انس البکری البصری الخراسانی (۱۴۰ھ) آیت کریمہ " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

المراد من التوفی النوم	ترفی سے مراد ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام
وکان عیسیٰ قد نام فرفعہ	سو رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نیند
اللہ تعالیٰ نائما الی السماء۔	کی حالت میں آسمان پر اٹھالیا۔

(تفسیر بغوی ج ۲۔ ص ۱۵۰)

امام ضحاک رح کا عقیدہ

امام ابوالقاسم ضحاک بن مزاحم الہلالی الخراسانی (مابعد ۱۰۰ھ) آیت کریمہ " اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ " کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس میں تقدیم وتاخیر ہے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں:

قال جماعۃ من اھل	اہل معانی کی ایک جماعت بشمول
المعانی منھم الضحاک	امام ضحاک وامام فراء حق تعالیٰ کے ارشاد
والفراء فی قولہ تعالیٰ	انی متوفیک ورافعک الی
اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ	کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تقدیم
اِلَیَّ۔ علی التقدیم والتاخیر	وتاخیر پر محمول ہے کیونکہ واؤ ترتیب
لان الواو لا توجب	کو ثابت نہیں کرتی۔ مطلب یہ ہے کہ
الرتبۃ۔ والمعنی انی	میں سردست تجھ کو اپنی طرف آسمان پر
رافعک الی ومطھرک	اٹھانے والا ہوں اور ان کافروں کی صحبت
من الذین کفروا۔	سے پاک کرنے والا ہوں اور جب تم آسمان
ومتوفیک بعد ان	سے نازل ہوگے اس کے بعد تجھے
تنزل من السماء۔	وفات دوں گا۔

(تفسیر بغوی ج ۲ ص ۱۵۰، تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۹۹)

ائمہ اربعہ رح کا عقیدہ

حضرات تابعین کے بعد امت اسلامیہ کے سب سے بڑے مقتدا ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (رحمہم اللہ) ہیں۔ چنانچہ بعد کی پوری امت ان کی جلالت قدر پر متفق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے نزدیک کسی مسئلہ میں ان چار اکابر کا اتفاق اجماع امت کی دلیل ہے۔ (عقد الجید" مترجم" باب

تاکید الاخذ بھذہ المذاھب الاربعۃ والتشدید فی ترکھا والخروج عنھا ص۵۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کا عقیدہ ائمہ اربعہ کی تصریحات سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ:۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا عقیدہ

الامام الاعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفیؒ (م ۱۵۰ھ) فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔

وخروج الدجال ویاجوج وماجوج وطلوع الشمس من مغربھا ونزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء وسائر علامات یوم القیامۃ علی ماوردت بہ الاخبار الصحیحۃ حق کائن واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۱۳۶۔ مطبوعہ مجتبائی ۱۳۴۸ھ)	دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دیگر علامات قیامت، جیساکہ احادیث صحیحہ ان میں وارد ہیں سب حق ہیں۔ ضرور ہوں گے۔

دجال کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے تشریف لانا صرف فقہائے ملت ائمہ ثلاثہ کا بلکہ تمام سلف صالحین اہل سنت والجماعت کا بلا اختلاف یہی عقیدہ تھا۔

امام مالکؒ کا عقیدہ

امام دارالہجرۃ مالک بن انس الاصبحیؒ (م ۱۷۹ھ) "العتبیہ" میں فرماتے ہیں:۔

قال مالک بین الناس قیام یستمعون لاقامۃ الصلوٰۃ فتغشاھم غمامۃ فاذا عیسیٰ قد نزل۔ (شرح مسلم للابی ص۲۶۶ ج۱)	امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دریں اثنا کہ لوگ کھڑے نماز کی اقامت سن رہے ہوں گے اتنے میں ایک بدلی ان کو ڈھانک لے گی، کیا دیکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں۔

⁂ ⁂ ⁂

"العتبیہ" میں امام مالکؒ کا یہ ارشاد بھی منقول ہے:

کان ابوھریرۃ رضؓ یلقی الفتی الشاب فیقول یاابن اخی انک عسیٰ ان تلقی عیسیٰ بن مریم فاقرأہ منی السلام"۔ (حوالہ مذکورہ بالا ص۲۶۵ ج۱)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کسی نوجوان سے ملتے تو اس سے فرماتے کہ بھتیجے! شاید تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملو، تو ان کی خدمت میں میرا سلام کہہ دینا"۔

نیز مؤطا ص ۷۰۸ میں امام مالکؒ نے ایک باب کا عنوان قائم کیا ہے "صفۃ عیسیٰ بن مریم والدجال" اور اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال دونوں کے حلیے کی حدیث نقل کی ہے۔ اور یہ ٹھیک وہی حلیہ ہے جو بوقت خروج، دجال کا، اور بوقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احادیث طیبہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ امام مالک کا عقیدہ بھی وہی ہے جو پوری امت کا ہے کہ آخری زمانے میں دجال نکلے گا تو اس کو قتل کرنے کے لیے عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

امام شافعی کا عقیدہ

تیسری صدی کے مجدد امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن شافع الہاشمی المطلبی ابوعبد الشافع المکی المصری (م ۲۰۴ھ) اپنے رسالہ "الفقہ الاکبر" میں فرماتے ہیں۔

اعلموا ان الدجال خارج	جان لو کہ دجال نکلنے ہی والا

ہے۔

اور یہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ بارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، دجال کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مقدر ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ کا عقیدہ

امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (م ۲۴۱ھ) کی کتاب "مسند" چھ ضخیم جلدوں میں امت کے سامنے موجود ہے۔ جس میں بہت سی جگہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درج ہے۔ حوالہ کے لیے مندرجہ ذیل صفحات کی مراجعت کی جائے۔

جلد اول: ۳۷۵۔

جلد دوم: ۲۲، ۳۹، ۶۸، ۸۳، ۱۲۲، ۱۲۶، ۱۴۴، ۱۵۴، ۱۶۶، ۲۴۰، ۲۷۲، ۲۹۰، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۳۶، ۳۹۴، ۴۰۶، ۴۱۱، ۴۳۷، ۴۸۲، ۴۹۴، ۵۱۳، ۵۳۸، ۵۴۰۔

جلد سوم: ۳۴۵، ۳۶۸، ۳۸۴، ۴۲۰۔

جلد چہارم: ۱۸۱، ۱۸۲، ۲۱۶، ۲۱۷، ۳۹۰، ۴۲۹۔

جلد پنجم: ۱۳، ۱۶، ۲۲۸۔

جلد ششم: ۷۵۔

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا عقیدہ

امام ابو جعفر الطحاویؒ (۳۲۱ھ) اپنے رسالہ "عقیدۃ الطحاوی" کی تمہید میں لکھتے ہیں:-

هذا ذکر بیان عقیدة اهل السنة والجماعة علی مذهب فقهاء الملة ابی حنیفة نعمان بن ثابت الکوفی وابی یوسف یعقوب بن ابراهیم الانصاری ومحمد بن الحسن الشیبانی رضوان الله

اس رسالہ میں عقیدۂ اہل سنت والجماعت درج کیا جاتا ہے جو فقہائے ملت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی، امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم الانصاری (م ۱۸۲ھ) اور امام محمد بن حسن شیبانی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مذہب کے مطابق ہے اور

باقی صفحہ پر

بقیہ: کفریات مرزا

(۸) مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ (دافع البلاء صفحہ ۶) اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا۔ (خزینۃ المعارف ج ۱ صفحہ ۱۵۶)

(۴) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

(۵) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ تیرے بخش دیئے۔

(۶) اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے ۱۲

مرزائیو! تم کو مبارک ہو تمہارا گرو و پیر (مرزا) خدا تعالیٰ کا بھی پیر و مرشد ہے جب ہی تو مرزا صاحب کی بزم میں حاضر ہوا۔ ناظرین فرمائیے ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر!

(۱۰) خدا قادیان میں نازل ہوگا (البشریٰ صفحہ ۵۶ ج ۱) (ب) اب خود خدا نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا جو سچائی سے آپ لڑتے ہیں۔ (کشتی نوح صفحہ ۶۹)

ایک پر لطف الہام اور ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ مرزا صاحب کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ۔

انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرے گا گویا خدا آسمان سے اترے گا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)۔

گویا معاذ اللہ خدا مرزا صاحب کے گھر جنم لے کر ان کا بیٹا بنا (حاشا وکلا)۔
اگر ایسے لوگوں کیلئے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہو سکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ

اغفروا واحمدوا من السماء ربنا عاج (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵)

مرزائیو! عاج کے معنی تمہارے گرو مرزا صاحب کو معلوم نہیں ہیں لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گوبر، (منتخب اللغات صفحہ ۳۰۲) وغیرہ ہیں لہٰذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت استخوان گوبر لید سمجھ سکتے ہو جیسی گنگی دیوی ویسے اس کے اوت پجاری۔

جاری ہے

شخصیت

عقیدۂ ختم نبوّت کا تحفظ اور

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ بمطابق ۱۴ اپریل ۱۸۵۹ء بروز سوموار سید فضل دین شاہؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی اپنے زمانہ کے عالم اور بزرگ تھے۔

تعلیم و تعلم

ابتدائی تعلیم خانقاہ میں حاصل کی۔ قرآن پاک ناظرہ پڑھا۔ خدائے پاک نے بلا کا حافظہ دیا تھا۔ جو سبق آپ روزانہ پڑھتے حفظ کرکے سنا دیتے۔ قرآن پاک ادھر ناظرہ ختم کیا۔ ادھر بلا ارادہ حفظ تھا۔ منطق و فلسفہ سون سکیسر کے علاقہ انگہ ضلع سرگودھا میں مشہور عالم مولوی سلطان محمود سے پڑھا۔ مولانا لطف اللہ علی گڑھی جو اپنے زمانہ میں مشہور عالم تھے، کے سامنے بھی زانوئے تلمذ طے کیا۔ مولانا موصوف نے آپ کو قرآن مجید کتب حدیث (صحاح ستہ) وغیرہ اور بعض خصوصی احادیث عطا کیں۔ علاوہ ازیں آپ نے امام المحدثین سید العلماء حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ سے جنہوں نے بخاری شریف پر حاشیہ لکھا ہے جو کہ فن حدیث کے امام تھے۔ بخاری شریف پر حواشی آپ کی علمیت و قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ بحر العلوم مولانا عبدالحی صاحب لکھنویؒ اور شاہ عبدالقادر محدث دہلویؒ کے شاگرد رشید تھے۔ خاندان ولی اللّٰہی کے مشہور چشم و چراغ حضرت شاہ محمد اسحاقؒ سے سند حدیث حاصل تھی۔ امام الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے مشورہ پر درس حدیث کی تعلیم و تدریس شروع کی۔ علم حدیث حاصل کیا۔

حضرت حاجی صاحبؒ سے ملاقات اور سلسلہ چشتیہ صابریہ میں اجازت اور ایک اہم پیش گوئی۔ پیر صاحبؒ ایک مرتبہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے درس میں شریک ہوئے۔ حضرت حاجی صاحبؒ مثنوی مولانا رومؒ کا درس دے رہے تھے۔ اثنائے درس میں حضرت سے ایک صاحب نے کوئی سوال کیا۔ لیکن وہ سوال سمجھا نہ سکا۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے دوبارہ سوال کرنے سے متعلق فرمایا پیر صاحبؒ نے اجازت چاہی حضرت نے اجازت دی اور پیر صاحب نے سوال کو عجیب انداز میں بیان کیا حضرت رحمۃ اللہ بڑے متاثر ہوئے۔ کچھ دیر بعد اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے اور اپنا خرقہ سلسلہ چشتیہ صابریہ لاکر پیر صاحب کو مرحمت فرمایا۔ اور اس پر پیر صاحب نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

پیر صاحبؒ فرماتے تھے کہ عرب شریف کے قیام کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا۔ کہ مجھے وہیں رہائش اختیار کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ مگر حضرت حاجی صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں عنقریب ایک فتنہ نمودار ہونے والا ہے جس کا سد باب آپکی ذات سے متعلق ہے۔ اگر اس وقت آپ محض اپنے گھر ہی میں خاموش بیٹھے رہے۔ تو بھی علماء عصر کے عقائد محفوظ رہیں گے۔ اور وہ فتنہ زور نہ پکڑ سکے گا۔ آپ کی تصنیفات اور ملفوظات سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ پر بعد میں انکشاف ہوا کہ اس فتنہ سے مراد ”قادیانیت“ تھی۔

حاجی صاحبؒ کا کشف

جیسا کہ گذشتہ سطور میں عرض کیا جاچکا ہے۔ کہ ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۹۰ء میں حج کے موقع پر جب آپ نے حجاز مقدس میں سکونت کا ارادہ کیا تو امام الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے اپنے کشف صحیح کی بنا پر آپ کو وطن واپسی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

شخصیت

کا حکم فرمایا۔ آپ وطن واپس تشریف لائے۔ تو مکاشفات و مشاہدات کے ذریعہ آپ کو معلوم ہوا کہ فتنہ مذکورہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے دعاوی باطلہ ہیں۔ کیونکہ حضرت حاجی صاحبؒ کی پیشگوئی کے مطابق اگلے سال ہی یعنی ۱۸۹۰ء میں مرزا نے مناظر اسلام، مجدد، مامور من اللہ کا ڈھونگ رچایا۔ بلکہ آگے ترقی کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی اور نزول آسمانی کا انکار کرکے وفات مسیح علیہ السلام کا نظریہ ایجاد کیا۔ اور ساتھ ہی اپنے مسیح موعود ہونیکا اعلان کردیا۔ پیر صاحب رح کے ملفوظات میں درج ہے کہ عالم رویا میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ "مہر علی تو بارام نشستہ و غلام احمد احادیث من را بمقراض الحاد پارہ پارہ مے کند" کہ یہ شخص تاویل کی قینچی سے میری احادیث کو کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔

پیر صاحبؒ کا ایک کشف

پیر صاحبؒ اپنی ایک خود نوشت یادداشت میں لکھتے ہیں۔ در ایام ارادۂ اجابت دعوت مرزا غلام احمد قادیانی کہ ظاہرً ابغرض تحقیق حق بذریعہ اشتہارات نمودہ بود بایں نعمت عظمیٰ مشرف شدم درحالت کہ چشماں خود بند نمودہ بحالت بیداری در حجرہ تنہا نشستہ بودم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را دیدم کہ بر ہیئت قعدہ جلوس فرما ہستند و بفاصلہ چار بالشت ایں آثم نیز بر ہماں ہیئت بالمقابل محاذاۃ مثل جلوس مرید بخدمت شیخ حاضر است و غلام احمد بعید تر ازیں مکان رو بمشرق و پشت کردہ بجانب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نشستہ است بعد ازیں رویت بہ لاہور مع احباب رسیدم حسب وعدہ موکدہ خود بشمول لعنت اللہ علی من تخلف والی تخلف ورزید و لاہور نیامد۔

ترجمہ: جن دنوں مرزا قادیانی نے بظاہر تحقیق حق کی غرض سے اشتہارات کے ذریعہ دعوت دی تھی۔ اور میں اسے منظور کرنیکا ارادہ کر رہا تھا۔ مجھے اس نعمت عظمیٰ کا شرف حاصل ہوا۔ میں اپنے حجرہ میں بحالت بیداری آنکھیں بند کئے تنہا تھا۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ قعدہ کی حالت میں جلوس فرما ہیں، اور یہ گنہگار بھی چار بالشت کے فاصلہ پر اسی حالت میں باادب تمام شیخ کی خدمت میں مرید کی حاضری کی طرح بالمقابل بیٹھا ہے۔ اور غلام احمد اس جگہ سے دور مشرق کی طرف منہ کئے اور آنحضرتؐ کی طرف پشت کئے بیٹھا ہے۔ اس رویت کے بعد میں مع احباب لاہور پہنچا لیکن مرزا اپنے تاکیدی وعدہ سے (جو بشمول انکار کرنے اور پھر جانے والے پر خدا کی لعنت ہو) پھر گیا اور لاہور نہ آیا اور حضرت پیر صاحب نے

بچپن کا ایک خواب سیف چشتیائی میں دجال کے متعلق لکھا ہے۔ جو مرزا غلام احمد سے ہو بہو مشابہت رکھتا ہے۔ مجاہد تحریک ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ رقمطراز ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے مسیح موعود ہونے کے متعلق علماء و مشائخ کو خطوط بھیجے تو حضرت پیر صاحبؒ قبلہ نے اردو میں "شمس الہدایت فی حیات المسیح" لکھ کر مرزا کا طلسم پاش پاش کیا۔ اس میں کتاب و سنت سے واضح فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ وہ قیامت کے قریب زمین پر تشریف لائیں گے۔ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ وہ وفات پاگئے ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ اس کتاب سے قادیان میں تہلکہ مچ گیا۔ اور تمام ملک کے علماء میں ان کے دعویٰ مسیحیت کی دھجیاں بکھر گئیں۔ حضرت قبلہ عالم کی اس کتاب پر مولانا عبدالجبار غزنویؒ نے بے حد تحسین کی مرزا صاحب کی حواس باختگی کا یہ عالم تھا۔ کہ حضرت پیر صاحب کے نام حکیم نور الدین سے ۲۰ فروری ۱۹۰۰ء کو خط لکھوایا جس میں بارہ سوالات اٹھائے۔ لب لباب یہ تھا کہ "شمس الہدیت" میں آپ مولویوں اور معتقدوں کے رنگ میں جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اور ان صوفیوں کے مسلک کی ذرا بھر جھلک نہیں۔ ان بارہ سوالوں کے جواب میں قبلہ پیر صاحبؒ نے معرکۃ الآراء خط لکھا جو مولانا حافظ محمد غازیؒ نے بصورت اشتہار شائع کر دیا۔ ملک بھر کے علماء اور فضلاء اس عبارت پر عش عش کر اٹھے۔ مرزا کے معتقدین نے اس کا زور دیا۔ تو مرزا نے ترنگ میں آکر ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت پیر صاحبؒ قبلہ کو عربی میں تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج کر دیا۔ آپ نے اسی روز اس کا جواب لکھوا کر اگلے روز راولپنڈی سے چھپوایا۔ مرزا صاحب کو بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ بھیج دیا۔ اس جواب پر میں علماء نے بطور جواب دستخط کئے۔ اور ۲۵ اگست کی تاریخ مقرر کی۔

آپ کی تائید میں پنجاب، سرحد، اور دوسرے صوبوں کے بعض علماء و مشائخ نے بھی اپنے دستخطوں سے اشتہار جاری کئے کہ ۲۵ اگست کو پیر صاحب قبلہ کے ہمراہ لاہور میں حاضر ہوں گے۔ مرزا صاحب تقریری مقابلہ سے فرار اختیار کر گئے اور تحریری مباحثہ کی تجویز پیش کی۔ آپ نے تقریری مباحثہ قبول کر لیا۔ ملک بھر کے طول و عرض سے ہزارہا مسلمان لاہور پہنچ گئے۔

دو عظیم الشان روحانی چیلنج

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کی شوخیاں جب حد سے بڑھنے لگیں تو پیر صاحب نے دو عظیم الشان روحانی چیلنج پیش کئے۔ ایک یہ کہ کاغذ پر قلم چھوڑ دو سچا قلم خود بخود چلنے لگا۔ اور آپ نے فرمایا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اس دنیا میں اب بھی ایسے موجود ہیں کہ قلم پر توجہ ڈالیں۔ تو قلم خود بخود تفسیر قرآن لکھ دے۔

(۲) حسب وعدہ شاہی مسجد میں آؤ۔ ہم دونوں اس کے مینار پر چڑھ کر چھلانگ لگاتے ہیں۔ جو سچا ہوگا وہ بچ جائے گا۔ جو کاذب ہوگا مر جائے گا۔ مرزائے قادیانی نے اس کے جواب میں ایسی چپ سادھی کہ گویا دنیا سے ہی رخصت ہو گئے۔

مرزا احمد قادیانی کا

لاہور آنے سے فرار

پیر صاحب حسب وعدہ پچاس علماء کی ہمراہی میں لاہور تشریف لے آئے۔ پلیٹ فارم پر ہزارہا انسانوں کا اجتماع تھا۔ ہجوم سے مصافحہ کرتے کرتے ہی دو گھنٹے صرف ہو گئے آپ نے برکت علی محمڈن ہال میں اور اس سے ملحقہ عمارات میں قیام فرمایا۔ مباحثہ کے لئے شاہی مسجد کا انتخاب کیا گیا تھا۔

مرزا صاحب کی حفاظت کے لئے پولیس نے زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔ مرزا صاحب نے نہ آنا تھا اور نہ آئے۔ بلکہ عین وقت پر اعلان کر دیا کہ میں کسی قیمت میں لاہور آنے کے لئے تیار نہیں۔ مولوی لوگ مجھے قتل کروانا چاہتے ہیں۔ مرزا کے اس اعلان سے جماعت مرزائیہ میں زبردست مایوسی ہوئی۔ جو وفد قادیان لینے کے لئے گیا تھا اس میں سے بھی بعض افراد نے بیعت فسخ کر کے توبہ کی۔ اور بعض مایوس ہو کر خانہ نشین ہو گئے۔ اس شکست فاش کے باوجود مرزائیوں کی طرف سے حضرت پیر صاحب کی لاہور موجودگی میں ہی اشتہار شائع کیے گئے۔ جن میں مرزا کی کامیابی کا معزوضہ وضع کیا گیا تھا۔ اور مشہور کیا گیا کہ پیر صاحب گولڑہ شریف نے امام آخر الزمان کے مقابلہ سے فرار اختیار کیا ہے۔ مرزائیوں کی اس ڈھٹائی سے لوگوں میں سخت بیزاری ہوئی۔ اور یقین ہو گیا کہ مرزا صاحب جھوٹ بول کر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔

مرزا کی تحدی اور چیلنج

مرزا نے اپنی کتاب ایام الصلح میں فارسی زبان میں لکھا جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اس وقت آسمان کے نیچے کوئی شخص میری برابری کی لاف نہیں مار سکتا۔ میں علانیہ کہہ رہا ہوں اور ہرگز کہنے سے نہیں ڈرتا۔ کہ مسلمانو تمہارے اندر بعض لوگ ہیں جو محدثیت اور مفسریت کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں۔ اور بعض نازش ادب سے پاؤں زمین پر نہیں رکھتے۔ ایک اور گروہ ہے جو خدا شناسی کا دم مار کر اپنے تئیں چشتی، قادری، سہروردی، نقشبندی اور کیا کیا کہتے ہیں ان سب کو میرے سامنے لاؤ۔

آپ کا جواب

آپ نے بجا فرمایا وہ لوگ چونکہ مفسر اور محدث اور خداشناس ہیں۔ تو پھر لاف زنی اور پھر گردن فرازی ان سے کیسے ظاہر ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ایسے لافوں سے بچائے۔ فوق کل ذی علیم اور بلی عبدنا خضر کی طرف توجہ دلائے۔

شعر
خاکساران جہان را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

شمس الہدایت فی اثبات

حیات المسیح علیہ السلام

یہ کتاب حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۹۰۰ء میں تصنیف فرمائی۔ اس میں مرزائیت کے بنیادی مسئلہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کی تردید کر کے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب زمین پر دوبارہ تشریف لاکر اسلام کی نصرت اور امداد کرنے کو قرآن و حدیث کے براہین قاطعہ سے ثابت فرما کر امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ قرار دیا ہے۔ نیز سوال و جواب کے رنگ میں قادیانی عقیدہ مثیل مسیح موعود کی خوب دھجیاں بکھیری ہیں۔

سیف چشتیائی

جیسا کہ مذکور ہوا کہ "مرزائے قادیان" نے تدریجاً مختلف دعاوی کئے۔ پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ پھر ظلی بروزی اور غیر تشریعی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ بالآخر تشریعی نبوت تک جا دھمکے۔

پیر صاحب نے اپنی پہلی تصنیف "شمس الہدایت" میں مرزا کے دعویٰ مسیحیت کی دھجیاں بکھیریں۔ اور مرزائیوں سے کچھ سوالات کئے۔ اور کلمہ طیبہ کے معانی بیان کرنے کی دعوت دی۔ تقریباً دو برس کے عرصے کے بعد محمد حسن امروہی (مرزائی) نے شمس بازغہ کے نام سے شمس الہدایت کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی۔

ادھر "مرزا" نے اعجاز مسیح کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی۔ اور

شخصیت

اسے الہامی قرار دیا۔ اور دعویٰ کیا کہ اس کا جواب طاقت بشری کیلئے ناممکن ہے۔ ان دونوں کتابوں کے جواب میں حضرت پیر صاحبؒ نے اپنی تصنیف شہرہ آفاق کتاب سیف چشتیائی تحریر فرمائی۔ اس کتاب میں آپ نے سو اعتراضات وارد کئے۔ اور فرمایا کہ مرزا نے نہ صرف یہ کہ صرف و نحو اور لغت کے لحاظ سے غلطیاں کی ہیں۔ بلکہ سرقہ (چوری) اور تحریف سے بھی گریز نہیں کیا۔ مرزائیوں کی دوسری کتاب شمس بازغہ میں کلمہ طیبہ کے اسرار و رموز بیان کرنے میں غلطیاں کی گئیں۔ حضرت نہ صرف یہ کہ انہیں منظر عام پر لائے۔ بلکہ اپنی کتاب سیف چشتیائی میں کلمہ کا مفہوم سمجھایا۔ شمس الہدایت پر کئے گئے تمام اعتراضات کا قرآن و سنت کی روشنی میں رد فرمایا۔ جسے علمائے عصر نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں علمی شاہکار قرار دیا جس کے منصہ شہود پر آنے سے قصر قادیانیت پر زلزلے آنے لگے۔ قادیانیت کی پوری مشنری حرکت میں آگئی۔ لیکن تاہنوز جواب نہ بن سکا۔

سیف چشتیائی اکابرین علماء کی نظر میں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنی مشہور زمانہ تفسیر بیان القرآن میں آیت۔ وقولھم انا قتلنا المسیح عیسٰی ابن مریم رسول اللّٰہ علیہ وسلم۔ الخ سورۃ النساء کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔ "اور حیات و موت عیسوؑی کی بحث میں کتاب سیف چشتیائی قابل مطالعہ ہے" امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی کتاب عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسٰی علیہ السلام کے دیباچہ میں سیف چشتیائی کو حیات مسیح پر ایک بہترین تحریر قرار دیا ہے۔

مولانا فضل حق پرنسپل مدرسہ عالیہ رام پور نے اس کتاب کے متعلق کہا تھا کہ یوں تو حضرت کے بہت سے کمالات ہیں لیکن میں تو اس دماغ کا شیدائی ہوں جس سے سیف چشتیائی ظہور میں آئی ہے۔ لیکن مرزا نے کہا کہ پیر صاحب گولڑہ شریف خبیث ہیں۔ اور ان کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے خبث ہے۔ علاوہ ازیں مرزا نے پیر صاحب کے متعلق خوب زبان درازیاں کیں۔ اس لئے کہ شمس الہدایت اور سیف چشتیائی نے عوام و خواص میں مرزائی عقائد کا خوب پوسٹ مارٹم کیا۔ جس سے قادیانی عقائد کی مسلمان عوام و خواص کے دلوں میں کوئی قدر نہ رہی۔ مرزا نے اشتعال میں آکر شرافت کے دامن کو تار تار کرتے ہوئے۔ حضرت پیر صاحبؒ کے خلاف ایک ہجویہ نظم لکھی۔ جس کے دو اشعار کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت، تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی فرومایہ نے کمینہ لوگوں کی طرح گالی سے بات کی ہے۔ اور ہر ایک آدمی خصومت کے وقت آزمایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب چونکہ گالیوں کے پیغمبر تھے جب انہیں گالی بکنے پر لوکا گیا۔ تو ازالہ اوہام میں لکھا۔ اعجاز احمدی ص۵۔

کہ قرآن مجید میں بھی گالیاں بھری ہوئی ہیں۔ اسی طرح سے مرزا صاحب کا حقیقی چہرہ لوگوں کے سامنے آگیا۔ پیر صاحبؒ نے مرزا کے ان ملفوظات کو اشتہارات کے ذریعہ علماء و مشائخ تک پہنچا دیا تمام لوگ جو مرزا سے حسن ظن رکھتے تھے۔ ان خرافات کو پڑھ کر ششدر رہ گئے۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز ابلیس کے سلسلہ کا ایک فرد ہے اور اس کے دعاوی اسلام کو سبوتاژ کرنے کی ایک خوفناک تحریک ہیں۔ تحریک ختم نبوت ص $\frac{53}{54}$ ملخصاً

کرامات میں مقابلہ کی پیشکش

قادیانی جماعت کے ایک وفد نے پیر صاحبؒ سے عرض کیا کہ آپ مرزا صاحب سے مباہلہ کیوں نہیں کرتے۔ کہ ایک اندھے اور اپاہج یعنی لنگڑے کے حق میں مرزا صاحب دعا کرتے ہیں اور دوسرے کے بارہ میں آپ دعا کریں۔ جس کے نتیجہ میں حق و باطل کا فیصلہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ مرزا کو کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں۔ لیکن مرزا نہ آسکا۔

رحلت

حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ صفر ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۷ء بروز منگل اسم ذات کا ورد کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ دوسرے روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی حسب روایت مؤلف مہر منیر آپؒ کے جنازہ میں تقریباً پونے دو لاکھ افراد شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر سپیشل ٹرینیں چلائی گئیں۔ اور یوں گولڑہ شریف میں آٹھ بجے شام آپؒ کے جسد کو سپرد خاک کیا گیا۔ اور علم و عمل، رشد و ہدایت کا یہ گوہر تابدار ہمیشہ کے لئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پیر صاحبؒ صوفی صافی اور فلسفہ وحدت الوجود پر گہری نظر رکھنے والے بزرگ تھے۔ شیخ اکبر عربیؒ کے رمز شناس تھے۔ نیز پنجابی اور فارسی میں کبھی کبھی نعتیہ اشعار بھی کہتے تھے۔ ان کی پنجابی نعت کا یہ شعر زبان زد خواص عوام ہے۔

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیاں کتھے جا لڑیاں

نوٹ

ویسے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ا سے ہر

بائبل سے قرآن کی تصدیق

بسلسلہ

بائبل سے بائبل کی تکذیب

تحریر:۔ احسان الحق رانا

بائبل کے بیانات کے اہم نکات

خاندان عمران کا منتخب کیا جانا:۔

بائبل کے بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ ایک طرف حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا برگزیدہ ترین نبی منتخب کیا تھا تو دوسری طرف ان کے بھائی حضرت ہارونؑ بن عمران کو رسول بنایا تھا (پیدائش ۷ : ۱)۔ اور کہانت کے اعلیٰ ترین منصب کیلئے منتخب فرمایا تھا اور حضرت ہارونؑ کی اولاد کو بھی یہ فضیلت بخشی گئی تھی۔ اس سے قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی اس آیت کی تصدیق ہوتی ہے کہ خدا نے خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب کیا تھا۔ (۳۳:۳) بائبل کے اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے حضرت ہارونؑ اور ان کی نسل کو برگزیدگی دے کر مندرجہ ذیل فرائض کی ادائیگی صرف ان سے مخصوص کردی تھی۔

(۱) کہانت

یہ بنی اسرائیل کی پیشوائی کا اعلیٰ ترین عہدہ تھا۔ تمام مذہبی رسوم کی ادائیگی اور بنی اسرائیل کی عدالت اور راہنمائی کرنا کاہن کے فرائض میں شامل تھا۔

(۲) کہانت کا لباس

اس میں جبہ اور کتان کا افود شامل تھے۔ انہیں حضرت ہارونؑ کی نسل کے کاہن کے سوا کوئی اور نہیں پہن سکتا تھا۔

(۳) مسح کا تیل اور مسح کرنا

مسح کا تیل خاص ترکیب سے بنایا گیا زیتون کا خوشبودار تیل تھا۔ اسے حضرت ہارونؑ اور ان کی نسل کے کاہن کے سوا کسی اور کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ ایسا کرنے پر وہ اسرائیل کی جماعت سے خارج کر دیا جاتا تھا اس تیل کو حضرت ہارونؑ کی نسل کے کاہن کے سر میں ڈال کر مقدس کیا جاتا تھا۔ اس رسم کو مسح کرنا کہا جاتا تھا۔ اور مسح کئے جانے والے کو خدا کا ممسوح یا مسیح کہا جاتا تھا۔

(۴) بخور بنانا اور بخور جلانا

بخور ایک خاص قسم کا خوشبودار روغن تھا۔ یہ شہادت کے صندوق کے پردے کے سامنے بخور جلانے کے مذبح پر جلایا جاتا تھا۔ حضرت ہارونؑ کی نسل کے کاہن کے سوا کوئی دوسرا اگر اسے جلاتا تو اس پر خدا کی مار پڑتی تھی۔ بخور کوئی دوسرا نہ اپنے لئے بنا سکتا تھا اور نہ اسے سونگھ سکتا تھا۔ ایسا کرنے سے وہ جماعت سے کاٹ دیا جاتا تھا۔

(۵) خیمہ اجتماع اور شہادت کا صندوق

خیمہ اجتماع کے پاکترین مقام کے اندر شہادت کا صندوق رکھا رہتا تھا۔ اس کے سامنے قربان گاہ پر قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں۔ ہارون کی نسل کے کاہنوں کے سوا نہ کوئی دوسرا خیمۂ اجتماع کے اندر جا سکتا تھا اور نہ ہی صندوق کو چھو

سکتا تھا۔ کہ ایسا کرنے سے وہ مر جاتا تھا۔

(۶) نذر کی روٹیاں

یہ خیمۂ اجتماع میں ایک میز پر رکھی رہتی تھیں۔ حضرت ہارونؑ اور ان کی نسل کے کاہنوں کے سوا کوئی اور انہیں کھا نہیں سکتا تھا۔

(۷) خدا کا نام لیکر برکت دینا

حضرت موسیٰؑ حضرت ہارونؑ اور حضرت ہارونؑ کی نسل کے کاہنوں کے سوا کوئی دوسرا قربانیاں چڑھا کر اور خدا کا نام لیکر برکت نہیں دے سکتا۔

حضرت ہارونؑ کی اولاد کی پہچان

بائبل میں نہایت وضاحت کے ساتھ یہ حکم دیا گیا ہے کہ مندرجہ بالا فرائض حضرت ہارونؑ اور ان کی نسل کے کاہن کے سوا کوئی دوسرا ہرگز سرانجام نہ دے کوئی دوسرا ان میں سے کوئی ایک بھی کام کرتا تو اس پر خدا کی مار پڑتی۔ وہ جماعت سے کاٹ ڈالا جاتا تھا۔ اور یا خود خدا اسے جان سے مار دیتا تھا۔ پس اگر کوئی ایک یا زیادہ کام کرنے سے سزا وار کی بجائے سرفراز ہوا ہو تو چاہے اس کا حسب و نسب نامعلوم ہو یہ باور کرنے میں دقت نہیں ہوتی کہ وہ شخص حضرت ہارونؑ کی نسل سے تھا۔ اس واضح حقیقت کی روشنی میں ہم حضرت داؤد اور ان کے بیٹوں کا جائزہ لیتے ہیں

حضرت داؤدؑ کی کہانت

حضرت داؤدؑ بنی ہارون تھے

اخیملک کا تعلق کاہنوں کے گھرانے سے تھا۔ کہ خدا کا صندوق اس کے گھر میں رکھکر اس کے بیٹے الیعزر کو (مسح کرکے) مقدس کیا گیا تھا کہ وہ خداوند کے صندوق کی نگہبانی کرے۔ (۱۔ سموئیل ۷: ۱) اخیملک حضرت داؤدؑ کا بھائی تھا۔ (۱۔ تواریخ ۲: ۱۳+۱۔ سموئیل ۱۶: ۶،۸،۹، ۱۳)

(۲) حضرت داؤدؑ کو مسح کرکے پیشوا اور نبی بنایا گیا تھا:۔

بائبل کا بیان ہے۔ جب سموئیل نے تیل کا سینگ لیا اور اسے اُس کے بھائیوں کے درمیان مسح کیا اور خداوند کی روح اس دن سے آگے کو داؤدؑ پر زور سے نازل ہوتی رہی۔ پھر سموئیل اٹھکر رامہ کو چلا گیا۔" (۱۔ سموئیل ۱۶: ۱۳) "تب یہوداہ کے لوگ آئے اور وہاں (حبرون میں) انہوں نے داؤد کو مسح کرکے یہوداہ کے خاندان کا بادشاہ بنایا۔" (۲۔ سموئیل ۲: ۴) اس طرح سے حضرت داؤدؑ کو دو دفعہ مسح کیا گیا تھا۔ پہلی دفعہ مسح کئے جانے سے وہ بنی اسرائیل کے ممسوح (مسیح) پیشوا بنائے گئے تھے کہ اس دن سے آگے کو خدا کی روح ان پر زور سے نازل ہوتی رہی۔ دوسری دفعہ مسح کرنے سے وہ یہوداہ کے ملک کا حاکم بنائے گئے تھے۔ جس سے ملکی طور پر وہ یہوداہ کے گھرانے کے ٹھہرے۔ جب کہ نسبی طور پر وہ حضرت ہارون کے گھرانے سے تھے۔

(۳) حضرت داؤدؑ کا افود پہننا

"اور داؤد خداوند کے حضور اپنے سارے زور سے ناچنے لگا اور داؤدؑ کتان کا افود پہنے تھا ...... داؤد نے (اپنی بیوی) میکل سے کہا یہ تو خداوند کے حضور تھا جس نے تیرے باپ اور اس کے سارے گھرانے کو چھوڑ کر مجھے پسند کیا تاکہ وہ مجھے خداوند کی قوم اسرائیل کا پیشوا بنائے۔" (۲۔ سموئیل ۶: ۱۴، ۲۱) نیز ملاحظہ ہو ۱۔ سموئیل ۲۳: ۶، ۹، ۱۰+ ۳۰: ۷، ۸ + ۱۔ تواریخ ۱۵: ۲۷)

(۴) حضرت داؤدؑ کا نذر کی روٹیاں کھانا

ملاحظہ ہو ۱۔ سموئیل ۲۱: ۱-۶

(۵) حضرت داؤدؑ شہادت کے صندوق کو اٹھائے ہوئے

"اور داؤد اور سب لاوی جو صندوق اٹھائے ہوئے تھے اور گانے والے اور گانے والوں کے ساتھ کنانیاہ جو گانے میں استاد تھا (یہ سب بنی قہات تھے)۔ کتانی پیراہنوں میں ملبس تھے اور داؤد کتان کا افود بھی پہنے تھا۔" (۱۔ تواریخ ۱۵: ۲۷)

(۶) خیمۂ اجتماع کے آگے سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں گذراننا

"اس خیمہ کے بیچ میں جو داؤدؑ نے اس (صندوق) کیلئے کھڑا کیا تھا۔ (صندوق رکھا اور داؤد نے سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔"

(۱-سموئیل ۶ : ۱۷ + ۱ تواریخ ۱۶ : ۱)۔

⑦ خدا کا نام لیکر برکت دینا

"اور جب داؤدؑ سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھا چکا تو اس نے خداوند کے نام سے لوگوں کو برکت دی" (۱- تواریخ ۱۶ + ۲-سموئیل ۶ : ۱۸)

حضرت داؤدؑ کے بیٹوں کی کہانت

بائبل کے بیانات یہ ہیں

① کہانت

"اور یہویدع کا بیٹا بنایاہ کریتیوں اور فلیتیوں کا سردار تھا اور داؤدؑ کے بیٹے کاہن تھے" (۲-سموئیل ۸ : ۱۸) حضرت داؤدؑ کے دو بیٹے کاہن تھے، ایک بیٹا ناتن تھا" (۱ تواریخ ۳ : ۵)۔ "اور اس کا بیٹا زبود (حضرت سلیمانؑ کا) کاہن اور بادشاہ کا دوست تھا" (۱-سلاطین ۴ : ۵)۔

حضرت داؤدؑ کے دوسرے بیٹے حضرت سلیمان ناتنؑ کے ایک ماں سے سگے چھوٹے بھائی تھے وہ سردار کاہن اور بادشاہ تھے۔ اس کا ثبوت بائبل کے ان بیانات سے ملتا ہے۔

② مسح کیا جانا

"اور صدوق کاہن نے خیمہ سے تیل کا سینگ لیا اور سلیمانؑ کو مسح کیا" (۱-سلاطین ۱ : ۳۹)۔ "اور انہوں نے دوسری بار داؤدؑ کے بیٹے سلیمانؑ کو بادشاہ بنا کر اس کو خداوند کی طرف سے پیشوا ہونے اور صدوقؑ کو کاہن ہونے کے لئے مسح کیا" (۱-تواریخ ۲۹ : ۲۲)۔

مذبح پر قربانیاں گذراننا اور بخور جلانا

اور سلیمانؑ سال میں تین بار اس مذبح پر جو اس نے خداوند کے لئے بنایا تھا سوختنی قربانیاں اور سلامتی کے ذبیحے گزرانتا تھا اور ان کے ساتھ اس مذبح پر جو خداوند کے آگے تھا بخور جلاتا تھا" (۱-سلاطین ۹ : ۲۵) "اور سلیمان ساری جماعت سمیت جبعون کے اونچے مقام کو گیا کیونکہ خدا کا خیمۂ اجتماع جسے خداوند کے بندے موسیٰؑ نے بیابان میں بنایا تھا وہیں تھا۔ اور سلیمان وہاں پیتل کے مذبح کے پاس جو خداوند کے آگے خیمۂ اجتماع میں تھا گیا اور اس پر ایک ہزار سوختنی قربانیاں چڑھائیں" (۲-تواریخ ۱ : ۳، ۶)

خدا کے نام پر برکت دینا

"اور ایسا ہوا کہ جب سلیمانؑ خداوند سے یہ سب مناجات کر چکا تو وہ خداوند کے مذبح کے سامنے سے جہاں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے گھٹنے ٹیکے اٹھا اور کھڑے ہو کر اسرائیل کی ساری جماعت کو بلند آواز سے برکت دی" (۱-سلاطین ۸ : ۵۴، ۵۵)۔

حضرت سلیمانؑ کی بیٹیوں کی

شادیاں بنی ہارون میں ہونا

"اور اخیمعض نفتالی میں تھا۔ اس نے بھی سلیمانؑ کی بیٹی بسمت کو بیاہ لیا تھا" (۱-سلاطین ۴ : ۱۵)۔ اخیمعض حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے کاہن صدوق کا بیٹا تھا (۲-سموئیل ۱۸ : ۲۷)

"اور دور کے سارے مرتفع علاقہ میں بن ابینداب (ابینداب کا بیٹا) تھا اور سلیمانؑ کی بیٹی طافت اس کی بیوی تھی" (۱-سلاطین ۴ : ۱۱)۔ ابینداب بنی ہارونؑ سے تھا۔ کہ خدا کا صندوق اس کے گھر میں رکھ کر اس کے ایک بیٹے الیعزر کو (مسح کر کے) مقدس کیا گیا تھا تاکہ وہ خداوند کے صندوق کی نگہبانی کرے۔ (۱-سموئیل ۷ : ۱)۔

سموئیل نبی سے مماثلت

بائبل سے عیاں ہے کہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو سموئیل نبی کی طرح بنی اسرائیل کی پیشوائی کے لئے خدا نے بنی قہات سے چنا تھا۔ سموئیل پہلے تو نبی اور پھر بطور حاکم اسرائیل کے آخری قاضی مقرر کئے گئے تھے۔ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو دو دفعہ مسح کر کے خدا کا مسیح بنایا گیا تھا۔ پہلی مرتبہ مسح ہونے سے وہ خدا کے نبی بنے اور دوسری دفعہ مسح ہو کر وہ اسرائیل کے لئے حاکم بادشاہ ٹھہرے۔

حاصل کلام

بائبل کے بیانات کی روشنی میں حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ حضرت ہارونؑ کی نسل سے تھے۔ ایسا اگر نہ ہو تو بائبل میں مرقوم خدائی احکام مجبورٹ کا پلندہ بن کر رہ جاتے ہیں۔ حضرت داؤدؑ کی اعلیٰ نسبی کا انکار صرف مسیحیت کے پیروکار اور تثلیثی خدا کے بندے ہی کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے سپرد یہ خدمت کر دی گئی ہے کہ وہ طلیبوں کو شرمندہ اور موجودوں کو نابود کر دینے کے لئے اللہ تعالیٰ سے برگزیدہ نبیوں پر بہتان باندھنے میں عار محسوس نہ کریں۔ اب بھی انہیں اگر اصرار ہے کہ حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ اور حضرت مسیحؑ کا تعلق حضرت ہارونؑ کی بجائے زانی یہودہ اور حرامی فارص کی نسل سے تھا تو یہ دین مسیحیت کی پیروی کی وجہ سے ہے۔

بقیہ:- پیر مہر علی شاہ

سکتا ہے کہ کسی کو اختلاف ہو لیکن ان کا علم ، تقویٰ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

اس مختصر مضمون میں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کی ایک جھلک پیش کی گئی۔ امید ہے کہ قارئین کرام کی دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا۔

کتابیات

اس مختصر مضمون میں حسب ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ سیف چشتیائی۔ مصنفہ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مہر منیر سوانح حیات حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنفہ مولانا فیض احمد فیض گولڑہ شریف تذکرہ علماء پنجاب از اختر راہی۔ تحریک ختم نبوت از مجاہد ختم نبوت آغا شورش کشمیریؒ۔

بقیہ : وما دعاء الکافرین الا فی ضلال ہ

تذکرۃ الوداع: مرزا صاحب کو یہ الہام ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ جو "تذکرہ" کے علاوہ اخبار "بدر" قادیان ۳۱ ص ۲ پر بھی درج ہے۔ الہام کے آگے نوٹ دیا ہوا ہے کہ ۲۱ ستمبر کی رات کو اعلیٰ حضرت مولوی (عبدالکریم) صاحب کے لئے بہت دعا کرتے رہے۔ اس پر یہ الہام ہوا۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء بدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء)

۷۔ "الحکم" ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ ۲۰ ستمبر کو جماعت کو نصیحت کی کہ کل جنگل میں جا کر مولوی (عبدالکریم) صاحب کے لئے دعا کریں اور خود بھی ۲۸ ستمبر کو صبح ہی باغ میں گئے۔ اور کئی گھنٹہ تک تخلیہ میں دعا کی۔

مرزا صاحب کی شبانہ روزکی دعائیں رد ہو گئیں۔ ایک دعا بھی قبول نہ ہوئی۔ یعنی مولوی عبدالکریم صاحب ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اس دنیا سے اگلے جہان کو سدھار گئے۔

مولوی عبدالکریم کے مرنے کے بعد مرزا صاحب "حقیقۃ الوحی" کے ص ۳۲۶ پر لکھتے ہیں۔ کہ (مولوی عبدالکریم کے لئے) "میں نے بہت دعا کی تھی ، مگر ایک الہام بھی اس کے لئے تسلی بخش نہ تھا۔" ہم قادیانی احباب سے دریافت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ قول کس حد تک صداقت پر مبنی ہے؟ "کہ ایک الہام بھی اس کے لئے تسلی بخش نہ تھا"۔ لیکن دوسری طرف مرزا صاحب اور قادیان کے اخبارات یہ تحریر کرتے رہے کہ عبدالکریم کے بارہ میں تمام الہام تسلی بخش تھے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنے یہ الہامات خود تحریر کئے ہیں:

۱۔ "اللہ نے رد بلا کر دیا"

۲۔ "بشارت نازل کی"

۳۔ "طلع البدر علینا"

اگر مرزا صاحب کی پہلی بات کو سچ سمجھا جائے تو دوسری غلط، اور اگر دوسری کو سچا سمجھا جائے تو پہلی غلط نتیجہ یہ نکلا کہ مولوی عبدالکریم کی بیماری پر مرزا صاحب نے گڑ گڑا کر بہت دعائیں کیں۔ لوگوں کو الہامات کی بشارتیں سنائیں۔ مگر مولوی عبدالکریم صحت یاب نہ ہوئے۔ آخر کار آنجہانی ہو گئے۔ اور مرزا صاحب اس آیت قرآنی کا مصداق بن گئے۔

"وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ"

جن حضرات نے ہفت روزہ "ختم نبوت" کیلئے سہ ماہی چندہ جمع کرایا تھا۔ انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنے چندہ کی تجدید کرائیں۔ بصورت دیگر بذریعہ کارڈ مطلع فرمائیں۔

شکریہ

مینیجر ہفت روزہ ختم نبوت۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیان نبوت کے بارے میں غلام احمد قادیانی کا فیصلہ

مولانا عبدالرحیم اشعر ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

گزشتہ دنوں دینی طبقہ آئینی ترمیم میں گڑبڑ کی وجہ سے بڑا پریشان تھا ادھر قادیانیوں نے اپنی ارتدادی مہم کو پہلے سے تیز کر دیا تھا اور مرزا ناصر احمد نے بھی اپنے مریدوں کو فتح اور کامرانی کا مژدہ اور خوشخبری سنانی شروع کر دی تھی غیرت خداوند قدوس نے مرزا آنجہانی کو تو اپنے دربار میں جواب دہی کے لئے بلا لیا ہے۔ نہ رہیں کم جہاں پاک۔ اب اس کے بعد مرزا طاہر احمد نے اپنے دادا کی نبوت ڈفلی بجانی شروع کر دی ہے۔ بعض اخباری اطلاعات اور اپنے مقابل کے دوسرے دعویدار مرزا رفیع احمد کو نظر بند کیا گیا تھا۔ دونوں دھڑوں میں کشمکش زوروں پہ ہے اب اس ملک میں صرف قادیانی فرقہ نہیں بلکہ اور لوگ بھی دعویٰ نبوت کے لئے کمر کس کر میدان میں آرہے ہیں چنانچہ گزشتہ دنوں غازی پور ضلع شیخوپورہ ایک مدعی نبوت کھڑا ہو گیا۔ ابھی اس خبر کی سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی کہ اخبارات میں فیصل آباد کے ایک جھوٹے مدعی نبوت کی اطلاع آگئی۔

ہم حکومت پاکستان اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کی خدمت میں ایک گذارش کرتے ہیں کہ اسلام میں دعویٰ نبوت کرنا کفر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (اور یہ کام حکومت کے ذمہ ہے۔ پبلک اس قانون کو ہاتھ میں نہیں لے سکتی) اور جہاں اسلامی آئین میں اس کی سزا اور ارتداد کی سزا نافذ کو رہے وہاں پر خود بانی قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا فیصلہ موجود ہے اس کو ملک میں نافذ کیا جائے چنانچہ مرزا آنجہانی نے اپنی تصنیف تحفہ گولڑویہ میں حضور علیہ السلام کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں حسب ذیل ریمارکس دیئے ہیں جناب عالی اس مطالبہ کو عملی جامہ پہنا کر مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔

پوری ملت اسلامیہ نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تائید کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے لیکن جب ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے بارے میں مندرجہ بالا فیصلہ قومی اسمبلی میں ہوا تو مرزا ناصر آنجہانی نے پہلے تو تسلیم کر لیا تھا کہ ہم قانونی طور پر غیر مسلم ہیں مگر بعد میں ۱۴ اگست کو لندن سے ایک بیان جاری کیا تھا کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اللہ تعالیٰ نے منسوخ کر دی ہے۔ وغیرہ لیکن ہماری گذارش ہے کہ مرزا آنجہانی کے ماننے والے دونوں فریقوں کو یعنی مرزا طاہر احمد ربوی کو اور ڈاکٹر سعید اللہ خان لاہوری گروپ کے امیر کو اپنے سربراہ کا فیصلہ تسلیم کر لینا چاہیئے۔

مرزا غلام احمد کی تحریر قابل ملاحظہ ہے۔

(۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک خطرناک زمانہ پیدا ہو گیا تھا کئی فرقے عرب کے مرتد ہو گئے تھے بعض نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا اور کئی جھوٹے پیغمبر کھڑے ہو گئے تھے اور ایسے وقت میں جو ایک بڑے مضبوط دل اور مستقل مزاج اور قوی الایمان۔ اور دلاور۔ اور بہادر خلیفہ کو چاہتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر کئے گئے اور ان کو خلیفہ ہوتے ہی بڑے غموں کا سامنا ہوا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ بباعث چند در چند فتنوں اور بغاوت۔ اعراب اور کھڑے ہونے جھوٹے پیغمبروں کے میرے باپ پر جبکہ وہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کیا گیا وہ مصیبتیں پڑیں اور وہ غم دل پہ نازل ہوئے کہ اگر وہ غم کسی پہاڑ پر پڑتے تو وہ بھی گر پڑتا اور وہ بھی پاش پاش ہو جاتا اور زمین سے ہموار ہو جاتا۔

تحفہ گولڑویہ صہ ۹۹ طبع ربوہ پاکستان۔

(۲) بہت سے مفسد اور جھوٹے پیغمبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارے گئے:

تحفہ گولڑویہ صہ ۹۹

(۳) ایسا ہی خدا تعالیٰ نے تمام صحابہ کے سامنے حضرت ابوبکر رضؓ کے کاموں میں برکت دی اور نبیوں کی طرح اس کا اقبال چمکا اس نے مفسدوں اور جھوٹے نبیوں کو خدا سے قدرت اور جلال پاکر قتل کیا تاکہ اصحاب رضی اللہ عنہم جانیں کہ جس طرح خدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کے بھی ساتھ ہے۔

تحفہ گولڑویہ صہ ۱۰۰

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر خلیفۃ الحق کو مع تمام جماعت صحابہ کے جو ایک لاکھ سے زیادہ تھے پیش آیا یعنی ملک میں سخت بغاوت پھیل گئی اور عرب کے بادیہ نشین جن کو خدا نے فرمایا تھا قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (سورہ حجرات) ضرور تھا اس پیشگوئی کے مطابق وہ بگڑتے تا یہ پیشگوئی پوری ہوتی پس ایسا ہی ہوا اور وہ سب لوگ مرتد ہوگئے اور بعض نے زکوٰۃ سے انکار کیا اور چند شریر لوگوں نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا جن کے ساتھ کئی لاکھ بدبخت انسانوں کی جمعیت ہوگئی اور دشمنوں کا شمار اس قدر بڑھ گیا کہ صحابہ کی جماعت ان کے آگے کچھ بھی چیز نہ تھی اور ایک سخت طوفان ملک میں برپا ہوا۔

تحفہ گولڑویہ صہ ۱۰۱

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے اور ارتداد عرب کا طوفان برپا ہوگیا اور جھوٹے پیغمبروں کا ایک دوسرا طوفان اس کو قوت دینے والا ہوگیا۔

تحفہ گولڑویہ صہ ۱۰۲

(۶) ایسا ہی حضرت ابوبکرؓ کو بغاوت کے طوفان کے وقت خدا تعالیٰ سے قوت ملی جس شخص کو اس زمانہ کی اسلامی تاریخ پر اطلاع ہے۔ وہ گواہی دے سکتا ہے کہ وہ طوفان ایسا سخت تھا ...۔ اگر خدا کا ہاتھ ابوبکر کے ہاتھ نہ ہوتا اور اگر حقیقتاً اسلام خدا کی طرف سے نہ ہوتا اور ابوبکرؓ خلیفہ حق نہ ہوتا تو اس دن اسلام کا خاتمہ ہوجاتا۔

تحفہ گولڑویہ صہ ۱۰۲

ان چھ حوالوں کے بعد ہماری گزارش ہے بواسطہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی عرض ہے صرف دو مطالبے مان لئے جائیں۔

نمبر ۱ ارتداد کی سزا اس ملک میں جاری کی جائے۔

نمبر ۲ دوسرا مطالبہ یہ مان لیا جائے کہ دعویٰ نبوت حسب فیصلہ اسلام کفر قرار دیا جائے جو مدعی نبوت اٹھے ڈاکٹری معائنہ اس کا کرایا جائے اگر پاگل نہیں تو قتل کر دیا جائے۔

اگر پاگل ہے تو جیل بھیج دیا جائے۔

بقیہ، حیاتِ عیسیٰؑ

علیہم اجمعین وما	ان اصول دین کا بیان ہے
یعتقدون من اصول الدین	جس کا یہ حضرات عقیدہ رکھتے
ویدینون بہ لرب العلمین	تھے اور جن کے مطابق یہ حضرات
(عقیدۃ الطحاوی صـ۲)	رب العالمین کی اطاعت و بندگی کرتے تھے؟

⁂

اس تمہید کے بعد انہوں نے جو عقائد درج کئے ہیں ان میں خروج دجال اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا بھی ہے۔ ان کی یہ عبارت چوتھی صدی کے ذیل میں آئے گی۔

امام طحاویؒ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف فقہائے ملت ائمہ ثلاثہ کا بلکہ تمام سلف صالحین اہل سنت والجماعت کا بلا اختلاف یہی عقیدہ تھا۔

جاری ہے

ایک اہم گذارش

خلیل احمد گدو ولد امیر حمزہ مرحوم جن کا تعلق دہلی مرکنٹائل سوسائٹی مکان نمبر ۲۵۱ سراج العارفین دوائی ٹولہ سے ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی جانب سے پیر کالونی، گلشن اقبال، دھوراجی، بلوچ کالونی، دہلی مرکنٹائل سوسائٹی اور بہادر آباد کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرانہ، ماہانہ چندہ اور قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے علاوہ ہفت روزہ ختم نبوت کیلئے رضاکارانہ طور پر مقرر کیا گیا ہے۔

مخیر حضرات سے گذارش ہے کہ خلیل احمد گدو کے ساتھ اس سلسلے میں بھرپور تعاون فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ والسلام

عبدالرحمٰن یعقوب باوا۔ ناظم اعلیٰ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

قدیم تحریریں

دینِ مرزا کفرِ خالص

کفریاتِ مرزا

از قلم:۔ مولانا حافظ نور محمد خان صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علیٰ من لا نبی بعدہٗ

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ــ

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو مسلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

مرزا غلام احمد صاحب مقام قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغت کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کی لیکن اس پر بھی آپ کو خورد و نوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہ ملی تو آپ نے مختاری کا امتحان دیا۔ بد قسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی تو جلب منفعت و طلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا دیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاویگی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصلوں اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی۔ اور قیمت اس کی پانچ روپے اور دس روپے فی جلد پیشگی ہوگی۔ (اشتہار براہین احمدیہ در دیباچہ) مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا صاحب کی آواز پر لبیک کہا اور چار طرف سے روپے کی بارش ہوگئی اور مرزا صاحب مالا مال ہوگئے جب مرزا صاحب کی منہ مانگی مراد حاصل ہوگئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کر دیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقل مند چہارم کہہ سکے) کے آخر میں یہ لکھ کر کہ اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے تم اس کی اشاعت بند کر دی جب لوگوں نے اپنے روپے کا تقاضا کیا تو انہیں کور دل الطبع کمینہ سفیہ وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کر گئے (ایام صلح ص ۱۶۳)

اس اثنا میں مرزا صاحب کو خورد و نوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولتمند متمول رئیس ہو گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

" مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اسقدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپے ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ نزول المسیح ص ۳۲، اربعین نمبر ۲ ص ۲

مرزا صاحب جیسے آزاد روش و متلون المزاج اس بیفکری و تمول میں ایسے سرشار و بدمست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب و وقیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے کہ بقول شخصے داڑھی سے مونچھیں بڑی فرماتے ہیں کہ میں محدث ہوں[1]۔ مجدد ہوں[2]۔ مسیح موعود ہوں[3]۔ مثیل مسیح ہوں[4]۔ مہدی ہوں[5]۔ ملہم ہوں[6]۔ حارث موعود ہوں[7]۔ رجل فارسی ہوں[8]۔ کرشن اوتار ہوں[9]۔ خاتم الانبیاء ہوں[10]۔ خاتم الاولیاء ہوں[11]۔ خاتم الخلفاء ہوں[12]۔ چینی الاصل ہوں[13]۔ معجون مرکب ہوں[14]۔ یسوع کا ایلچی ہوں[15]۔ مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں[16]۔ حسین سے بہتر ہوں[17]۔ رسول ہوں[18]۔ مظہر خدا ہوں[19]۔ خدا ہوں[20]۔ مانند خدا ہوں[21]۔ خالق ہوں[22]۔ خدا کا نطفہ ہوں[23]۔ خدا کا بیٹا ہوں[24]۔ خدا کی بیوی ہوں[25]۔ خدا کا باپ ہوں[26]۔ بروزی احمد و محمد ہوں[27]۔ تشریعی نبی ہوں[28]۔ حجر اسود ہوں[29]۔ ذوالقرنین ہوں[30]۔ آدم ہوں[31]۔ نوح ہوں[32]۔ یوسف ہوں[33]۔ موسیٰ ہوں[34]۔ داؤد ہوں[35]۔ سلیمان ہوں[36]۔ یعقوب ہوں[37]۔ تمام انبیاء کا مظہر ہوں[38]۔ تمام انبیاء سے

قدیم تحریریں

افضل ہوں[۴۰] — احمد مختار ہوں[۴۱] - بشارت اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں[۴۲] - مریم ہوں[۴۳] - میکائیل ہوں[۴۴] - بیت اللہ ہوں[۴۵] - آریوں کا بادشاہ ہوں[۴۶] - امام الزماں ہوں[۴۷] - شیر ہوں[۴۸] (قاتلین کے) محی ہوں[۴۹] - (زندہ کرنے والا) ممیت ہوں[۵۰] (مارنے والا)

مرزا صاحب کے ان کفریہ آمیز بلند بانگ دعاوی فتلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقل مند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان اور سر دماغ سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہو سکیں جیسا کہ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "راست باز اور عقل مند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا" ست بچن صـ۳" اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے" ضمیمہ براہین احمدیہ صـ۱۱۱ اس لئے مرزائیو بتاؤ کہ مرزا صاحب بقول خود کون تھے۔

ان کے دعوؤں کو ذیل کے حوالوں میں ملاحظہ فرمایئے۔

نمبر(۱) توضیح مرام صـ۱۶/۱۸ (۲) حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۱۱ - (۳) ازالۃ الاوہام صفحہ ۶۹۶ - (۴) تبلیغ رسالت صـ۳۱ ج ۱ - (۵) تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۰۲ (۶) تریاق القلوب صفحہ ۶۸ - (۷) ازالۃ الاوہام صـ۸۹ ج ۱ کا حاشیہ (۸) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹ (۹) لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳ (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۰۸ (۱۱) خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵ (۱۲) تریاق القلوب صفحہ ۱۵۹ (۱۳) تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹ (۱۴) تریاق القلوب صفحہ ۳ (۱۵) تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۳ (۱۶) دافع البلا صفحہ ۲۰ (۱۷) دافع البلا صفحہ ۱۳ (۱۸) دافع البلا صفحہ ۲۰ (۱۹) حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴ (۲۰) آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ (۲۱) اربعین حاشیہ صفحہ ۲۵ (۲۲) نصرۃ الحق صفحہ ۹۵ - (۲۳) اربعین ۳ صفحہ ۲۹ (۲۴) حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ (۲۵) تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳ (۲۶) حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۷۲ - (۲۸) اربعین نمبر ۲ صفحہ ۷ - (۲۹) ضمیمہ حقیقۃ الوحی الاستفتا صفحہ ۲۱ (۳۰) نصرۃ الحق صفحہ ۹۰ (۳۱) نصرۃ الحق صفحہ ۸۵ (۳۲) نصرۃ الحق صفحہ ۸۶ (۳۳) ایضاً صفحہ ۸۶ (۳۴) ایضاً صفحہ ۸۸ (۳۵) ایضاً صفحہ ۸۸ - (۳۶) ایضاً صفحہ ۸۹ (۳۷) ایضاً صفحہ ۸۹ (۳۸) درثمین صفحہ ۸۵ (۳۹) نصرۃ الحق صفحہ ۹۰ (۴۰) درثمین فارسی صفحہ ۲۸۷ (۴۱) ایضاً صفحہ ۴۲ (۴۲) القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۳ (۴۳) حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۳۳۸ (۴۴) حاشیہ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵ (۴۵) حاشیہ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۵ (۴۶) حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵ (۴۷) ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ (۴۸) کرامات الصادقین صفحہ (۴۹) خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۳ (۵۰) ایضاً -

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا صاحب کے اس فرمان کو پڑھئے کہ "وہ کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر کہلائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے"۔ (ازالہ کلاں صفحہ ۸۱)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا صاحب کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی فتلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی اقتدار و الہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم و الہام کے مطابق رسالت و نبوۃ حتیٰ کہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر پر یقین کریگا کہ مرزا صاحب (مع اپنی امت کے) مومن و مسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کارفرمائیاں تھیں کیونکہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس و متضاد خیالات سے منزہ اور وراء الورا ہے۔

کفریات مرزا

ابلیت و شرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلم مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں ایسا بے نظیر و بے مثال ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت و مشارکت کا دعویٰ بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل و ادراک سے وراء الورا اور انسانی عیوب و ہر قسم کے نقائص سے مبرا و منزہ ہے چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الٰہی پر قرآن شریف و احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام و کشوف اور اقوال و افعال توحید الٰہی اور قرآن و حدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے وہ شیطانی الہامات و کشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا جیسا کہ خود مرزا صاحب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱ میں لکھتے ہیں۔

"جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام و کشف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے (۲) اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ہو سکتا" (تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۵) اسی معیار پر مرزا صاحب کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر یہ صحیح اتر آئے تو فبہا ورنہ وہ الہامات شیطانی ہیں اور شیطان مرزا صاحب سے کھیل رہا ہے اور یہ دونوں نامور و مشہور ہستیاں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج۔ کافر ملعون ماننے پر مجبور و حق بجانب ہیں۔

مرزا صاحب خدا کے بیٹے تھے (معاذ اللہ)

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ پر الہام ہوا۔

۱ اسمع ولدی (البشریٰ صفحہ ۴۹) انت منی بمنزلۃ ولدی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹)

سن اے میرے بیٹے مرزا — اے مرزا تو میرے بیٹے کے برابر ہے

مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے اور اس کا آنا ٹھہرایا (توضیح مرام صفحہ ۲۷)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت و ولدیت بیخ و بن سے اکھاڑ کر توحید الٰہی کی بنیادیں خوب مستحکم و مضبوط کر دی گئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف کی سورۃ اخلاص و دیگر آیات اور اسلام کا مشہور کلمہ لا الٰہ الا اللہ اس پر شاہد ہے لیکن اس کے باوجود مرزا صاحب ولدیت و ابنیت کا اعلان کر رہے ہیں تو اسلامیہ شریعت میں مرزائیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے یعنی ان دونوں کے پیرو اسلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵)

اے مرزا تمہارا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو "ہو جا" کہے تو ہو جاتا ہے" (رسالہ ریویو بابت مارچ ۱۹۰۵ء) اے غلام احمد تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اور صرف کہہ دے کہ ہو جا وہ چیز ہو جاتی ہے۔

(اخبار بدر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۵ء)

قرآن کریم میں یہ صفت کتنے نیکو رنے صاف صاف۔

(انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون)

باری تعالیٰ ہی کے لئے خصوصیت سے بیان کی گئی ہے لیکن مرزا صاحب اپنے حق میں اس کو چسپاں کرتے ہیں تو اصول شریعت یہ الہام شیطانی اور باطل ہے۔ اور مرزا صاحب اس الہام پر عقیدہ و اعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں اور جو لوگ باوجود اس کفر کے مرزا صاحب کو مسلمان وغیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لئے بھی اسلام میں کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

(۴) انت منی و انا منک (دافع البلاء)

(۵) انت منی و انا منک اعمل ما شئت فانی غفرت لک

(البشریٰ جلد اول صفحہ ۶۴)

(۶) انت من ماءنا وھم من فشل (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایۂ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف اور کفر و شرک سے لبریز ہے اس لئے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا صاحب (جو اس کے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں۔ اسلام کے نہیں۔

ہر کہ شک آرد کافر گردد

(۷) واعطیت صفۃ الافناء و الاحیاء من الرب الفعال اور مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۳)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے لیکن مرزا صاحب کی ہوس رانی و کفر گوئی ملاحظہ فرمایئے کہ احیاء و افناء کا مالکانہ اختیار آپ کو حاصل ہے یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا صاحب کا دعویٰ نمرود کے دعوے "انا احیی و امیت" کے دوش بدوش ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

حضرت مرزا نے پی کے یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مجرم بن گئے

باقی صفحہ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی رجسٹرڈ ایس نمبر ۳۲۱۷

نعت سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم

عارف عبدالغفور عارف

مثال ان کی زمانہ تا قیامت لا نہیں سکتا
نبیؐ کی سیرت و صورت کو، کوئی پا نہیں سکتا

محمدؐ کے سوا کوئی نبی اب آ نہیں سکتا
کوئی الیوم اکملت پہ حجت لا نہیں سکتا

ٹھکانا اس کا دوزخ ہے محمدؐ کا جو منکر ہے
وہ بدبختِ ازل ہرگز شفاعت پا نہیں سکتا

نبوت ختم کر دی سیدؐ کونین پر رب نے
کوئی اب اور پیغام نبوت لا نہیں سکتا

میرے دل میں ہے روشن شمع عشق احمد مرسل
ضلالت کا اندھیرا اس پہ ہرگز چھا نہیں سکتا

وہ سردار دو عالم بھی امام انبیاء بھی ہیں
جو رتبہ آپ نے پایا ہے کوئی پا نہیں سکتا

مریض عشقِ احمدؐ ہوں معالج ہو مسیحا بھی
بجز دیدارِ حضرتؐ کے میں صحت پا نہیں سکتا

مجھے بھی یا محمدؐ مصطفےٰ حکم حضوری ہو
تصدق جان و دل میرے کہ اندر آ نہیں سکتا

یہ سر جائے تو جائے، عشق احمد میں مگر عارف
خدا شاہد میرے سر سے یہ سودا جا نہیں سکتا